

## 22843- مسلسل ہوا خارج ہونا اور وضوء ٹوٹنا

### سوال

مجھے مسلسل ہوا خارج ہونے کی مشکل درپیش ہے، تو کیا قیام کے بعد نماز فہر کے لیے مجھ پر وضوء کرنا واجب ہے، اور اسی طرح چاشت کی نماز کے لیے بھی؟  
میرے لیے ایسا کرنا مشکل ہے کیونکہ کثرت سے پانی استعمال کرنے کی بنا پر مجھے بیماری لگ چکی ہے.  
آپ سے گزارش ہے کہ میرے سوال کا جتنی جلدی ممکن ہو جواب دیں، کیونکہ میں نماز کے متعلق بہت پریشان ہوں پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے یا نہیں؟

### پسندیدہ جواب

اول :

اگر تو پانی استعمال کرنے سے آپ کو بیمار کر دیتا ہے تو آپ کے لیے تیم کرنا جائز ہے.

مستقل فتویٰ کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

پانی کی موجودگی میں تیم کرنے کے لیے مرض کی حد کیا ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

"وہ بیماری جس میں پانی استعمال کرنے سے بیماری زیادہ ہونے یا زخم صحیح ہونے میں تاخیر ہوتی ہو"

ویکھیں: فتاویٰ الجیۃ الدائمة للجھوٹ العلییہ والافاء (5/345).

دوم :

مسلسل پیشاب اور ہوا خارج ہونے کا حکم استحانہ والا حکم ہے، اور پیشاب، اور ہوا اور شرمنگاہ سے خارج ہونے والا خون وضوء کو توڑ دیتا ہے.

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

[(اللہ تعالیٰ تم پر کوئی شکی نہیں کرنا چاہتا، لیکن تمیں پاک کرنا اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کرنا چاہتا ہے تاکہ تم شکر ادا کرو۔] المائدہ (6).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

[(اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا اور تمہارے ساتھ شکی نہیں کرنا چاہتا۔] البقرہ (185).

اسی لیے انہیں ہر نماز کے لیے نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد وضو کرنے کی رخصت دی گئی ہے، اور یہ لوگ اپنی حالت میں ہی نماز ادا کر سکتے چاہے دوران نماز ہی ان کی ہوا یا پیشاب یا خون خارج ہو جائے۔

یہ حکم اس کے لیے ہے جس کا وضو قائم ہی نہ رہے، اور اگر اس میں انقطاع اور وقہ پیدا ہوتا ہو اس طرح کہ اس انقطاع کے دوران نماز ادا کرنا ممکن ہے تو اس پر واجب ہے کہ وہ اس وقت وضو کر کے نماز ادا کرے جب اس میں وقہ پیدا ہوتا ہو۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کستہ ہیں :

”مسلسل پیشاب کی بیماری میں بیتلل شخص کی دو حالتیں میں :

پہلی حالت :

اگر تو اسے مسلسل پیشاب آتا ہو یعنی رکتا ہی نہیں بلکہ جب بھی مثانہ میں جمع ہوا پیشاب خارج ہو جائے تو یہ شخص نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد وضو کرے اور اپنی نشر مگاہ پر لٹکوٹ وغیرہ باندھ کر نماز ادا کر لے اور خارج ہونے سے اسے کوئی ضرر و نقصان نہیں ہو گا۔

دوسری حالت :

اگر اس کا پیشاب رک جاتا ہو چاہے پیشاب کرنے کے دس یا پندرہ منٹ بعد ہی رک کے تو ایسے شخص کو پیشاب رکنے کا انتظار کرنا ہو گا اور رکنے کے بعد وضو کر کے نماز ادا کرے، چاہے نماز با جماعت بھی رہ جائے۔

دیکھیں : استلة الباب المفتوح سول نمبر (17) ملاقات نمبر (67).

اصل یہی ہے کہ وضو نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد کیا جائے :

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی جبیش نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا :

محبے استھانہ کی بیماری ہے آیا میں نماز پھوڑوں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : نہیں، بلکہ یہ تورگ کا خون ہے حیض آئے نماز پھوڑو، اور جب حیض ختم ہو جائے تو اپنا خون دھو کر نماز ادا کرو، پھر تم ہر نماز کے لیے وضو کرو حتیٰ کہ وہ وقت آجائے ”

صحیح بخاری حدیث نمبر (226) یہ الفاظ بخاری کے ہیں، صحیح مسلم حدیث نمبر (333)۔

لیکن وہ نمازیں جن کا وقت شروع ہونے کے بعد وضو کرنا مشکل ہے مثلاً نماز جمعہ اور نماز عید تو اس کا وقت شروع ہونے سے کچھ دیر قبل وضو کرنا جائز ہے۔

مستقل فتویٰ کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا :

جس شخص کی مستقل اور مستقل ہو اخراج ہوتی ہو وہ کس طرح وضو کر کے نماز ادا کرے ؟

لکھیٹی کا جواب تھا :

"اگر تو آپ کا حال ایسا ہے جیسا آپ بیان کر رہے ہیں، اور آپ کی ہوا مسلسل خارج ہوتی ہے تو آپ ہر نماز کے لیے نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد وضو کریں، اور اس کے بعد خارج ہونے والی ہوا آپ کو کوئی نقصان نہیں دیگے۔

لیکن نماز جمع کے لیے آپ خطیب کے خطبہ شروع کرنے سے کچھ دیر قبل وضو کریں جس میں آپ کے لیے خطبہ سننا اور نماز ادا کرنا ممکن ہو سکے۔

دیکھیں : فتاویٰ الجیع الدائمة للجھوٹ العلمیہ والافاء (412/5).

اور اگر آپ کے لیے ہر نماز کے لیے وضو کر کے وقت کے اندر نماز ادا کرنی مشکل ہو تو آپ کے لیے دو نمازیں ظہر اور عصر ایک ہی وقت میں ایک وضو کے ساتھ ادا کرنا جائز ہیں، اور اسی طرح مغرب اور عشاء بھی ایک ہی وضو کے ساتھ جمع کر لیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تھانے والی عورت کو دو نمازیں جمع کرنے کی رخصت دی ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود حدیث نمبر (284) میں صحیح قرار دیا ہے۔

اور آپ قیام اللیل اور تراویح بھی عشاء کے وضو کے ساتھ ادا کر سکتے ہیں۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

کیا اس تھانے والی عورت کے عشاء کے وضو کے ساتھ آدھی رات کے بعد قیام اللیل کرنا جائز ہے؟

شیخ کا جواب تھا :

"اس مسئلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے، بعض اہل علم کا مذہب یہ ہے کہ اگر آدھی رات گزر جائے تو اسے وضو کی تجدید کرنا ہوگی، اور ایک قول یہ ہے کہ: اس کے لیے وضو کی تجدید لازم نہیں، اور راجح بھی یہی ہے۔

دیکھیں : فتاویٰ المرأة المسلمة (1/292-293).

اور رہا چاشت کی نماز کے متعلق تو یہ نماز موقتہ ہے اس لیے اس کا وقت شروع ہونے کے بعد وضو کرنا ضروری ہے، اور اس کا وقت طلوع شمس سے پندرہ منٹ بعد سے شروع ہوتا اور ظہر سے پندرہ منٹ قبل تک رہتا ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا :

کیا اس عورت کے لیے فجر کے وضو کے ساتھ چاشت کی نماز ادا کرنی جائز ہے؟

تو شیخ کا جواب تھا :

یہ صحیح نہیں؛ کیونکہ چاشت کی نماز موقت یعنی اس کا بھی وقت ہے، اس لیے اس کا وقت شروع کرنا ضروری ہے؛ اس لیے کہ یہ عورت استھانہ والی عورت کی طرح ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استھانہ والی عورت کو ہر نماز کے لیے وضو کرنے کا حکم دیا ہے۔

واللہ اعلم۔